مہمان نوازی کے آداب

01-Shawwal-1445H

10-April-2024

عِیدُ الفطر کا بیان (2024ء/1445ھ)

(for Islamic Brothers)

عِیدُ الفطر کا بیان (2024ء / 1445ھ)

مہمان نوازی کے آداب

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. اچھے انسان کی ایک نشانی
✿.. انوکھی مہمانی، نِرالا اجر
✿.. فرشتے ایک سال تک دُعائیں کرتے ہیں
✿.. مہمان نوازی کا ایک ضروری ادب

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ يَا حَبِيۡبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ يَا نُوۡرَ الله

نَوَيۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درود شریف کی فضیلت

روایت میں ہے: جو بندہ خواب میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ یُوں درودِ پاک پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهۡلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى لَهٗ

جو یہ درود شریف پڑھے گا، اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الۡکَرِیۡم! خواب میں دِیدارِ مصطفےٰ کے جام پیئے گا۔[1]

میری آنکھ میں سمانا مَدَنی مدینے والے | بنے دِل ترا ٹھکانا مَدَنی مدینے والے
تِری جب کہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی | میرے خواب میں تم آنا مَدَنی مدینے والے[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بعدِ رمضان عید ہوتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آج عید کا دِن ہے، اللہ پاک کی رحمتیں ملنے کا بابرکت دِن ہے۔ امیر اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ لکھتے ہیں:

بعدِ رَمضان عید ہوتی ہے | رَبّ کی رَحمت مزید ہوتی ہے

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:57۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:424۔

جس کو آقا کی دید ہوتی ہے
اس پہ قربان عید ہوتی ہے

عید تجھ کو مبارک اے صائم!
روزہ داروں کی عِید ہوتی ہے

روزہ داروں کے واسطے واللہ!
مغفرت کی نَوِید ہوتی ہے

عید کے دِن عمر یہ رَو رَو کر
بولے: نیکوں کی عید ہوتی ہے

عِید عطّارؔ اُس کی ہے جس کو
خواب میں اُن کی دِید ہوتی ہے (1)

عِیدیومِ مغفرت ہے

الحمد للہ! جس طرح ماہِ رمضان ماہِ مغفرت و بخشش ہے، ایسے ہی عیدُ الفطر کا یہ مبارَک دِن بھی رَبِّ رحمٰن کی رحمتیں لوٹنے کا دِن ہے۔ صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما کی **ایک روایت میں ہے:** جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے معصوم فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے، وہ فرشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اِس طرح اعلان کرتے ہیں: اے اُمَّتِ مُحَمَّد! اُس رَبِّ کریم کی بارگاہ کی طرف چلو! جو بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بڑے سے بڑا گُناہ معاف فرمانے والا ہے۔

پھر اللہ پاک اپنے بندوں سے یُوں خطاب فرماتا ہے: اے میرے بندو! مانگو! کیا مانگتے ہو؟ میری عِزّت و جلال کی قسم! آج کے روز اس (نَمازِ عید کے) اجتماع میں اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ سوال کروگے وہ پُورا کروں گا اور جو کچھ دُنیا کے بارے میں مانگو گے، اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (یعنی اس معاملے میں وہ کروں گا جس میں تمہاری بہتری ہو)۔ میری عزّت کی قسم! جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے، میں بھی تمہاری خطاؤں کی پردہ پوشی فرماتا رہوں گا۔ میری عزّت کی قسم! میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (یعنی

(1) ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 707 ملتقطاً۔

مجرموں) کے ساتھ رُسوانہ کروں گا۔بس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ!تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔[1]

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں	مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ
بنا دے مجھ کو مُحَمَّدِ مصطفےٰ کا عاشقِ صادق	تُو دیدے سوزِ سینہ، کر عنایت چشمِ نَم مولیٰ
نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں	عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِید کی مبارک باد دیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! عِید کا دِن خوشی اور برکت کا دِن ہے، لہٰذا اس دِن عِید ملنا، سلام و مصافحہ کرنا(یعنی ہاتھ ملانا)، ایک دوسرے کو مبارک باد دینا بہت اچھا کام ہے۔حضرت جبیر بن نفیر رَضِیَ اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید کے دن جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے سے ملتے تو مبارک بادی پیش فرماتے اور تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْكَ کہا کرتے تھے۔[3]

عید کا دِن ہے گلے آج تو مِل لو یارو!
رَسمِ دُنیا بھی ہے، موقع بھی ہے، دستور بھی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک ولی کی عید

حضرت شیخ نَجِیبُ الدِّین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بابا فرید رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھائی بھی ہیں اور خلیفہ بھی

1...شُعَبُ الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:336، حدیث:3695۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:98-99ملتقطاً۔
3...فتح الباری، کتاب العیدین، باب سنۃ العیدین لاہل الاسلام، جلد:2، صفحہ:575۔

ہیں۔ آپ کا لقب مُتَوَکِّل تھا؛ یعنی اللہ پاک پر بھروسہ رکھنے، تَوَکُّل کرنے والے۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی یاد میں اتنے غرق رہتے تھے کہ (بعض دفعہ) یہ بھی نہ جان پاتے کہ آج کونسا دِن ہے؟ مہینہ کونسا چل رہا ہے؟ سِکَّہ کتنی مالیت کا ہے؟

ایک مرتبہ عید کا دِن تھا، شیخ نجیبُ الدِّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر بہت سارے مہمان جمع ہو گئے۔ اتّفاق سے اس دِن آپ کے گھر کھانے پینے کا کوئی سامان موجود نہیں تھا۔ (بظاہِر یہ ایک پریشانی کی صُورت تھی، ظاہِر ہے عید کا دِن ہو، خوشیوں کا موقع ہو، گھر پر مہمان آجائیں اور آدمی کے پاس کچھ بھی نہ ہو... پریشانی تو ہوتی ہے، آدمی کا دِل تو دُکھتا ہے مگر یہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے، تَوَکُّل کرنے والے تھے، اللہ پاک پر پُورا بھروسہ رکھتے تھے، آپ نے نہ کوئی شکوہ کیا، نہ شکایت، نہ زبان پر کوئی غلط حرف لائے، نہ دِل میلا کیا، پھر آپ نے کیا کِیا؟) بالاخانے (یعنی گھر کی اُوپَر والی منزل) پر تشریف لے گئے اور تنہائی میں بیٹھ کر اللہ پاک کو یاد کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اب ایک طرف تو اللہ پاک کی یاد جاری تھی، ساتھ ہی دِل ہی دِل میں عرض گزاری کر رہے تھے: یااللہ پاک! آج عِید کا دِن ہے اور میرے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں۔

ایک بندۂ حق، وَلِیِّ کامِل کی دِل سے پیش کی گئی عرضی فوراً قبول ہوئی، اچانک چھت پر ایک شخص ظاہِر ہوا، اس کے ہاتھ میں کھانوں سے بھرا ہوا دستر خوان تھا، اس غیبی شخص نے وہ دستر خوان حضرت نجیبُ الدِّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کیا اور واپس چلا گیا۔[1]

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن | بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جو اللہ پاک پر بھروسہ رکھتے ہیں، رَبِّ کریم اُن پر بہت

---

1 ...فیضانِ رمضان، صفحہ:309۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:18۔

کرم فرماتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی تَوَکُّل اور یقین کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مہمان نوازی کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! آج عِید کا دِن ہے، عموماً عِید کے دِن اور اس کے بعد بھی چند دِن تک مہمانوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے، کبھی ہم کسی کے ہاں مہمان بنتے ہیں، کبھی کوئی مہمان بن کر ہمارے ہاں تشریف لا رہا ہوتا ہے، یعنی یہ عِید کے اَیَّام مہمانوں کی آمد و رفت (آنے جانے) کے دِن ہیں، اس لئے آیئے! مہمان نوازی کے کچھ فضائل اور آداب سُن لیتے ہیں:

مہمان نوازی ایمان کا تقاضا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دِینِ اسلام میں مہمان نوازی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس نیک عمل کو ایمان کے بنیادی تقاضوں میں شامِل کیا گیا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفًا یعنی جو اللہ پاک پر اور قیامت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ مہمان کی عزّت کیا کرے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھئے! کیسی پیاری بات ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مہمان نوازی کو ایمان کے ساتھ جوڑ کر ذِکْر فرمایا، گویا یہ بتا دیا کہ مہمان کی عزّت کرنا، مہمان کی اچھے انداز میں خاطِر دَاری کرنا ایمان کا بنیادی تقاضا ہے، جو مسلمان ہے، جو بندہ اللہ پاک پر ایمان رکھتا ہے، قیامت کے دِن پر ایمان رکھتا ہے، اس کے اَخلاق میں یہ بنیادی بات شامِل ہونا ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزّت کیا کرے۔

(1)... بخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ... الخ، صفحہ:1500، حدیث:6018۔

تین بستر بنانے کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں مہمان نوازی کا سبق کس حد تک دِیا گیا ہے، اس کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے! پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (آدمی کو 3 بستر بنانے چاہئے!) (1): ایک اپنے لئے (2): ایک اپنی زوجہ کیلئے (3): اور تیسرا مہمان کیلئے۔[1]

دیکھئے! اس روایت میں ہمیں یہ سبق دِیا جارہا ہے کہ ایک مسلمان کو مہمان کی آمد اور اس کی خاطِر داری کیلئے، اس کے آرام کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے، یہاں تک کہ جب گھر کیلئے بستر تیار کرواؤ! تو صِرف اپنے گھر کے افراد کی گنتی کے مطابق بستر نہ بناؤ! بلکہ مہمان کیلئے بھی ابھی سے تیاری کرلو! کچھ بستر اِضافی بھی بنوالو تاکہ مہمان آئے تو اس کی اچھی میزبانی کی جاسکے۔

اچھے انسان کی ایک نشانی

اسی طرح ایک **حدیثِ پاک** میں مہمان نوازی کو آدمی کے کردار کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا گیا، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَا خَیۡرَ فِیۡمَن لَا یُضَیِّفُ** یعنی اس بندے میں کوئی بھلائی نہیں ہے، جو مہمان نوازی نہیں کرتا۔[2]

دیکھئے! مہمان نوازی کو کس حد تک اہمیت دِی جارہی ہے، یہ بتایا جارہا ہے کہ آدمی کی اچھائی اور بُرائی، اس کے شَر اور اس کی بھلائی کا معیار مہمان نوازی ہے ❁ جو مہمان نواز ہے ❁ مہمان کی عِزّت کرتا ہے ❁ مہمان کو راحت و آرام پہنچاتا ہے ❁ مہمان گھر آئے تو خوشی سے کِھل اُٹھتا ہے ❁ وہ آدمی بہت اچھا ہے، اس کے کردار میں، اس کے اخلاق میں، اس کی سیرت اور ذات میں بھلائی ہے اور ❁ جو بندہ مہمان کی عِزّت نہیں کرتا ❁ مہمان گھر آ

---

1 ...مکارم الاخلاق للخرائطی، باب مایستحب من اتخاذ...الخ، جلد:2، صفحہ:199، حدیث:372۔

2 ...مکارم الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی اکرام الضیف...الخ، جلد:2، صفحہ:155، حدیث:329۔

جائے تو اس کا چہرہ مرجھا جاتا ہے ❁ دِل ہی دِل میں پریشان ہو جاتا ہے ❁ مہمان کی اچھی میزبانی نہیں کرتا، ایسے آدمی کے اخلاق و کردار اور اس کی ذات میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

اللہ پاک جسے چاہتا ہے اچھے اخلاق دیتا ہے

احادِیث کی کتابوں میں ایک سبق آموز واقعہ دَرج ہے، روایت یُوں ہے کہ ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک اَمیر شخص کے قریب سے گزر ہوا، اس شخص کے پاس کافی سارے اُونٹ اور بکریاں تھیں (یعنی آج کے دَور کے مطابق یُوں کہہ لیجئے کہ وہ شخص اچھا کھاتا پیتا بندہ تھا)۔ اس کے باوُجُود اس شخص نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی مہمان نوازی نہ کی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابیہ کے گھر کے قریب سے گزرے، یہ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا زیادہ اَمیر نہیں تھیں، ان کے پاس چند چھوٹی چھوٹی بکریاں ہی تھیں، انہوں نے جب رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا (تو خوش ہو گئیں، اپنی قسمت پر ناز کرنے لگیں کہ واہ! کیا شان ہے، معراج کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم آج اس غریب کے گھر تشریف لائے ہیں)

خوش آمدید وہ آئے ہماری چوکھٹ پر | بہار جن کے قدم کا طواف کرتی ہے

چنانچہ ان صحابیہ نے جلدی سے ایک بکری کو ذَبح کروایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خوش دِلی سے مہمان نوازی کرنے کی سَعَادت پائی۔ جب یہ معاملہ ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دیکھو...!! ایک طرف وہ شخص ہے، اس کے پاس اُونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ ہیں مگر اس نے ہماری مہمان نوازی نہ کی۔ دوسری طرف یہ خاتون ہے، اس کے پاس چند چھوٹی چھوٹی بکریاں ہی ہیں (مگر اس کا دِل بڑا ہے) اس نے ہماری اچھی مہمان نوازی کی

ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّمَا هٰذِهِ الْاَخْلَاقُ بِيَدِ الله یہ اچھے اخلاق ہیں، جو اللہ پاک کے قبضے میں ہیں، اللہ پاک جسے چاہتا ہے اچھے اخلاق سے نواز دیتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے پر ذرا غور فرمایئے! اس ایک واقعے میں کئی ایک کی عکّاسی ہو گئی ہے ❁ کتنے ایسے لوگ ہیں کہ اللہ پاک نے انہیں بہت نوازا ہے، بہت مال عطا فرمایا ہے لیکن ان کے دِل بہت چھوٹے ہیں ❁ مہمان آجائے تو اُن کے دِل مرجھا جاتے ہیں ❁ چہرے پر ہوائیاں اُڑ جاتی ہیں ❁ دوسروں کو کھلانے پلانے میں بہت کنجوسی سے کام لیتے ہیں ❁ دوسری طرف کتنے ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس مال ہے یا نہیں ہے، جن کو اللہ پاک نے امیر کیا ہے یا غریب رکھا ہے لیکن انہیں دِل بہت بڑے عطا فرمائے ہیں۔ ❁ کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں؛ ان کے ہاں ایک مرتبہ چلے جائیں تو ان کی مہمان نوازی کا انداز، ان کا وہ پُرجوش استقبال، ان کا خوشی سے ملنے کا انداز ساری زندگی یاد رہتا ہے۔ یہ اللہ پاک کی عطا ہے، رَبِّ کریم جسے چاہتا ہے بڑا دِل اور اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے۔

اب ہم نے اس بارے میں غور کرنا ہے کہ میرا شُمار کن لوگوں میں ہوتا ہے؟ ❁ کیا میں اُن لوگوں میں ہوں جسے رَبِّ کریم نے اچھے اخلاق کے لئے منتخب فرمایا ہے؟ ❁ کیا میرے اندر مہمان نوازی کا وَصف ہے؟ ❁ کیا میں اپنے گھر آنے والے مہمان کا پُرجوش استقبال کرتا ہوں یا نہیں کرتا...؟ اگر اپنے آپ کو ایک اچھا مہمان نواز دیکھتے ہیں تو اس پر خوش ہونا چاہئے اور اللہ پاک کا شکر بھی ادا کرنا چاہئے، اگر خدانخواستہ ایسا نہیں ہے، آپ خود کو مہمان نواز نہیں پاتے ہیں تو یہ فِکْر مندی کی بات ہے کیونکہ اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں ہے، جو مہمان نواز نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمیں اِخلاص کے ساتھ بہترین انداز میں

---

1 ...مکارم الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی اکرام الضیف...الخ، جلد:2، صفحہ:158، حدیث:332۔

مہمان نوازی کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

انوکھی مہمانی، نرالا اجر

بہت مشہور واقعہ ہے؛ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں ایک بار ایک بھوکا شخص حاضِر ہوا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اُمَّھاتُ الْمُؤمِنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُنّ کے گھروں میں معلوم کروایا کہ کوئی کھانے کی چیز مل جائے مگر کسی کے یہاں کوئی کھانے کی چیز نہ تھی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم سے فرمایا: جو شخص اس کو مہمان بنائے، **اللہ پاک** اُس پر رَحمت فرمائے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کھڑے ہوگئے اور مہمان کو اپنے دولت خانے پر لے گئے، گھر جا کر اپنی زوجہ سے پوچھا: گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا: صِرف بچّوں کیلئے تھوڑا سا رکھا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: بچّوں کو بہلا پُھسلا کر سُلا دو۔ اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چَراغ دُرُست کرنے کے بہانے اُٹھو اور چَراغ بجھا دو، تاکہ مہمان اچھّی طرح کھالے۔ یہ ترکیب اس لئے کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ورنہ اِصرار کریگا اور کھانا تھوڑا ہے، اِس لئے مِہمان بھوکا رہ جائے گا۔ اس طرح حضرت ابو طلحہ رضی نے مہمان کو کھانا کِھلا دیا اور خود اہلِ خانہ نے بُھوکے رہ کر رات گزار دی۔ جب صبح ہوئی اور بارگاہِ نُبوّت میں حاضِر ہوئے۔ تو اللہ پاک کے محبوب، غیب جاننے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو طَلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: **رات فُلاں فُلاں کے گھر میں عجیب مُعاملہ پیش آیا۔ اللہ پاک ان لوگوں کو دیکھ کر مسکرایا** (یعنی بہت راضی ہو)۔ اسی واقعہ کے بارے میں سُورۂ حَشْر کی یہ آیت نازِل ہوئی:[1]

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ	ترجمہ کنزُالعرفان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح

1 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۂ حشر، صفحہ:1253، حدیث:4889

خَصَاصَةٌ ۟ؕ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ﴿۹﴾ (پارہ:28، اَلْحَشْر:9)	دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

سُبۡحٰنَ الله! کیسی پیاری مہمان نوازی ہے۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی ضرورت کو پیچھے کر دیا، خُود بھوکے ہی رات کاٹ لی اور اپنی ضرورت کا کھانا بھی مہمان کو کِھلا دیا۔ پِھر اَجر دیکھئے! کیسا نرِالا ملا ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رات ابو طلحہ کے گھر کے عجیب معاملہ ہوا اور اللہ پاک انہیں دیکھ کر مسکرایا۔

اللہ پاک کا مسکرانا کیسا ہے؟ یہ وہی بہتر جانتا ہے، اس کا مسکرانا ہمارے مسکرانے جیسا نہیں ہے، وہ رَبّ ہے، وہ رحمٰن ہے، وہ بے نیاز ہے، عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: رَبِّ کریم کے مسکرانے کا معنٰی ہے کہ اللہ پاک ایسے بندے سے بہت زیادہ راضی ہو جاتا ہے۔[1] یعنی مطلب یہ بنا کہ حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے انوکھے انداز میں مہمان کی مہمان نوازی کی تو اللہ پاک ان سے بہت زیادہ راضی ہو گیا۔

گھر میں خیر و برکت دوڑ کر آتی ہے

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح دوڑ کر آتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان سے چھری (تیزی سے گرتی ہے) بلکہ اس سے بھی تیز۔[2]

آپ نے اُونٹ دیکھا ہو گا، اُونٹ کی کوہان پہاڑ کی شکل کی ہوتی ہے، اس کے اوپر کوئی چیز ٹھہرتی نہیں ہے، اس پر اگر چھری رکھ دی جائے تو تیزی سے لڑھک کر نیچے آجاتی ہے، پیارے

1 ...شرح مشکاۃ للطیبی، جز:4، صفحہ:1204، تحت الحدیث:1228۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الضیافۃ، صفحہ:545، حدیث:3356۔

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس مثال کے ذریعے سمجھایا کہ اگر اُونٹ کی کوہان پر چھری رکھ دی جائے تو جتنی تیزی سے وہ چھری لُڑھک کر نیچے آئے گی، جو بندہ مہمان نوازی کرتا ہے، خیر اور برکت اس سے بھی تیزی کے ساتھ اس خوش نصیب کے گھر کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

مہمان گُناہ بخشوا جاتا ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے...!! بعض دفعہ لوگ مہمان کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں، ایسوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ مہمان جب آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گُناہ بخشوا جاتا ہے۔

فرشتے ایک سال تک دُعائیں کرتے ہیں

ایک اور ایمان افروز روایت سنئے! حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنے بھائی حضرت براء بن مالک رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا کہ اے بَرَّاء! آدمی جب اپنے (دینی) بھائی کی صِرف رضائے اِلٰہی کے لئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ پاک اس کے گھر میں 10 فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پُورا ایک سال اس کے گھر رہتے اور اللہ پاک کی تسبیح بھی کرتے ہیں، اس کی پاکی بھی بولتے ہیں، اللہ پاک کی بڑائی بھی بیان کرتے ہیں اور صاحِبِ خانہ کے لئے بخشش کی دُعا بھی کرتے رہتے ہیں۔

جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اُن فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر صاحِبِ

1... مسند الفردوس، جلد:2، صفحہ:432، حدیث:3896۔

خانہ کے اعمال نامے میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ آخرت میں اسے یہ جزا ملے گی کہ اللہ پاک اس کو جنّت کی لذیذ غذائیں کھلائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! کیسی زبردست فضیلت ہے ❁ مہمان گھر آیا، اس کی اچھی طرح مہمان نوازی کیجئے! ❁ بدلے میں کیا ملے گا؟ ہمارا گھر خیر وبرکت کا ٹھکانا بن جائے گا ❁ فرشتے ہمارے گھر تشریف لائیں گے ❁ ہمارے گھر میں رہ کر اللہ پاک کے معصُوم فرشتے اللہ پاک کی حمد و ثنا کریں گے ❁ اور ہمارے لئے بخشش کی دُعائیں کریں گے۔ یہ زبردست فضائل ہیں۔ عِید کا موقع ہے، اگر خوش قسمتی سے مہمان گھر تشریف لائیں تو ان روایات کو ذِہن میں رکھ کر اچھے انداز سے ان کی مہمان نوازی کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! پُورے سال تک گھر خیر وبرکت کا ٹھکانا بن جائے گا۔

مہمان نوازی کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! مہمان نوازی بہت اچھا عمل ہے، نیکیوں والا عمل ہے مگر افسو کی بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں اس نیک کام کو اَوَّل تو نیکی سمجھ کر نہیں کیا جاتا ہے، دوسرا یہ کہ اس اچھے عمل کے آداب کا لحاظ بھی لوگ نہیں رکھتے۔ بعض دفعہ مہمان آجائے تو اس سبب سے گُنَاہوں کا سلسلہ بھی بڑھ جاتا ہے، مثلاً ❁ بے پردگیاں ہوتی ہیں، خالہ زاد سے، ماموں زاد سے، پھوپھو زاد سے، چچازاد سے چچی سے، ممانی سے پردہ ہے مگر عام طور پر پردے کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، یُوں بھی گُناہوں کی صُورتیں بن جاتی ہیں ❁ یونہی بعض دفعہ مہمان یا میزبان کی دِل آزاریوں کی صُورتیں بھی بن جاتی ہیں ❁ اور بھی بہت سارِی صُورتیں ہیں کہ جب مہمانوں کی آمد پر اس کے آداب کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تو مسئلے ہو

1 ... معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، جلد:1، صفحہ:339، حدیث:1154۔

جاتے ہیں، بعض اوقات لڑائی جھگڑے بھی ہو جاتے ہوں تو کوئی بعید نہیں ہے۔ خیر! ہمارے شریعت کا یہ خاصّہ ہے کہ اس میں نیک اعمال کے صِرف فضائل ہی بیان نہیں کئے جاتے بلکہ نیکیاں کرنے کے آداب اور اچھے انداز بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اس لئے مہمان نوازی کے آداب بھی سیکھ لینے چاہیئے۔

مہمان نوازی کے آداب

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا ہے: اِذَا جَاءَکُمُ الزَّائِرُ فَاَکْرِمُوْهُ جب تمہارے پاس کوئی مہمان آئے تو اس کی تکرِیم کرو![1]

یہاں دیکھئے! ہمیں حکم دیا گیا کہ مہمان کی تکریم کرو! اس کی عزّت کرو! اب اس عزّت کا کیا مطلب ہے؟ وہ کون کون سے کام ہیں جو ہم اپنے مہمان کے لئے کریں گے تو اسے مہمان کی تکریم کہا جائے گا؟ اس تعلق سے قرآنِ کریم میں **ایک عظیم مہمان نواز کی بے مثال مہمان نوازی** کو بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی نِرالی مہمان نوازی

اللہ پاک کے نبی اور خلیل ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام۔ آپ کو ابُو الضَّیْفَان (یعنی بہت مہمان نواز) کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے متعلق آتا ہے کہ آپ بہت مہمان نواز تھے، آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے، مہمان آتا، اس کے ساتھ بیٹھ کر ہی کھانا تناوُل فرماتے تھے، اگر کبھی مہمان نہ آتا تو خُود باہَر جا کر کسی کو ڈھونڈتے، مہمان کو ساتھ لاتے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ یُوں ہوا کہ اللہ پاک کے کچھ معصوم فرشتے انسانی شکل میں حضرت

---

[1]... مکارم الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی اکرام الضیف...الخ، جلد:2، صفحہ:156، حدیث:330۔

ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر تشریف لائے، اب چونکہ یہ انسانی شکل میں تھے اور تھے بھی مہمان تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں پہچانا نہیں، اب کیا ہوا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍۙ(۲۶) فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ (پارہ:26، الذّٰریات:26، 27)

ترجمہ کنزُالعِرفان: پھر ابراہیم اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے۔ پھر اسے ان کے پاس رکھ دیا۔

یعنی جب یہ فرشتے آئے تو انسانی شکل میں تھے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام انہیں پہچانتے بھی نہیں تھے، اس کے باوُجُود آپ نے ان کا نہ نام پوچھا، نہ پتا پوچھا، جلدی سے انہیں گھر بٹھایا اور خُود جا کر ایک بچھڑا ذَبح فرمایا، اسے پکوایا اور جلدی سے لا کر مہمانوں کے سامنے رکھ دیا۔(1)

یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی بے مثال مہمان نوازی تھی، عُلَمائے کرام نے اس واقعہ سے مہمان نوازی کے کئی آداب نکالے ہیں۔

پہلا ادب: ہر ایک کی مہمان نوازی کیجئے!

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اس میں ایک تو یہ اَدَب ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرشتوں کا نام تک نہیں پوچھا، اس سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ مہمان نوازی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ مہمان ہمارا واقِف ہی ہو، اگر کوئی ناواقف شخص بھی ہمارے گھر آجائے تو اس کی بھی مہمان نوازی کرنی چاہئے۔(2)

آج کل جیسے حالات اُلٹ پلٹ ہیں، سیکیورٹی کے مسائل ہو سکتے ہیں، اس لحاظ سے تو ہم احتیاط کریں گے۔ البتہ! یہ ہمارے اَخلاق کا حِصَّہ ہونا چاہئے کہ کوئی ہمیں ملنے آئے تو وہ

---

1 ...صراط الجنان، پارہ:26، الذّٰریات، زیرِ آیت:26، جلد:9، صفحہ:499 بتغیر۔

2 ...کشف المحجوب، کشف الحجاب التاسع...الخ، باب الثانی والعشرون...الخ، صفحہ:406 بتغیر۔

ہمارا رشتے دار ہے یا نہیں ہے، دوست ہے یا اجنبی ہے، ہم نے اس سے اچھے انداز سے ہی ملنا ہے، اچھے اَخلاق کا ہی مظاہرہ کرنا ہے اور اچھے انداز سے اس کی میزبانی کرنی ہے۔

دوسرا ادب: میزبانی میں جلدی کیجئے!

اس سے مہمان نوازی کا دوسرا ادب ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ جب کوئی مہمان ہمارے گھر تشریف لائے تو اس کی میزبانی میں جلدی کی جائے! دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے گھر فرشتے انسانی شکل میں مہمان بن کر تشریف لائے تو آپ نے جلدی کی۔ مہمانوں کو انتظار نہیں کروایا بلکہ فورًا بچھڑا ذبح کیا اور اسے پکوا کر مہمانوں کے سامنے حاضر کر دیا۔

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ جب گھر مہمان آئے تو جلد از جلد اس کی میزبانی کریں، مہمان کو پانی پیش کریں، چائے بنوائیں، کھانا بنوائیں، جیسا موقع ہو، جیسا مہمان ہو، جیسا موسَم چل رہا ہو، اس کے مطابق جلد از جلد میزبانی میں لگ جائیں۔

6 کاموں میں جلدی ضروری ہے

بُزُرگانِ دین(یعنی اللہ پاک کے نیک بندوں) کا فرمان ہے: جلد بازی شیطانی عمل ہے مگر 6 کاموں میں جلدی ضرور کرنی چاہئے: (1): جب نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھنے میں جلدی کرنا ضروری ہے (ورنہ شیطان سُستی دِلائے گا اور نماز قضا کروا ڈالے گا) (2): مَیّت کو دَفن کرنے میں (3): جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کا نِکاح کرنے میں جلدی کی جائے! (4): قرضہ لیا ہو اور ادائیگی کی طاقت ہو تو جلدی ادا کر دینا چاہئے (5): گُنَاہ ہو جائے تو توبہ کرنے میں جلدی کی جائے (6): جب مہمان تشریف لائے تو اسے کھانا جلد کھلایا جائے۔[1]

1 ...روح البیان، پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل، زیرِ آیت:11، جلد:5، صفحہ:137۔

تیسرا ادب: میزبانی اپنے ہاتھ سے کیجئے!

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مہمان نوازی سے تیسرا اَدب یہ سیکھنے کو مِلا کہ مہمان تشریف لائے تو خود بنفسِ نفیس اس کی میزبانی کی جائے۔ دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کے ہزاروں چاہنے والے بھی تھے، اس کے باوُجود آپ نے خُود بچھڑے کو ذَبح فرمایا اور خود بنفسِ نفیس مہمانوں کی خاطِر داری میں مَصرُوف ہوئے۔

بازار سے کچھ سودا سلف منگوانا ہے، وہ تو ظاہِر ہے گھر کے بچوں سے، بیٹے وغیرہ سے منگوایا جاسکتا ہے لیکن کوشش کرنی چاہئے کہ خود بھی فیزیکلی میزبانی میں کچھ اپنا حِصَّہ لازمی شامِل کیا جائے۔ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے گھر دارُ الافتاء اہلسنت کے مفتیانِ کرام کی دعوت فرمائی۔ اب امیر اہلسنت کی عمر مبارک کافِی ہو چکی ہے، ظاہِر ہے عمر کے لحاظ سے کچھ طبیعت کے مسائِل بھی ہوتے ہیں، پِھر آپ پِیر بھی ہیں، جو مہمان اس وقت حاضِر تھے، ان میں کئی تو آپ کے مُرِید بھی تھے، اس کے باوُجود امیرِ اہلسنت کی عاجزی، آپ کی عُلَمائے کرام کے ساتھ محبّت صد مرحبا...!! آپ نے مفتیانِ کرام کو دستر خوان پر بٹھایا اور کھانے کے تھال وغیرہ خُود اپنے ہاتھوں سے دستر خوان پر رکھے اور مفتیانِ کرام کی خوب اچھے انداز سے مہمان نوازی فرمائی۔

یُوں ہمیں بھی چاہئے کہ جب مہمان تشریف لائیں تو خُود آگے بڑھ کر، جتنی بن پڑے خود سے بھاگ دوڑ کر کے ان کی میزبانی کا انتظام کریں اور ہو سکے تو دستر خوان بھی خود لگالیں، دستر خوان پر کھانا بھی خُود ہی رکھیں۔ یُوں مہمان کی عزّت کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ثواب ملے گا۔

مہمان نوازی کے کچھ مزید آداب

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مہمان نوازی کے کچھ مزید آداب بھی لکھے ہیں۔ سنیئے! لکھتے ہیں: ❁جب مہمان آئے تو نہایت خندہ پیشانی سے (یعنی مسکرا کر، پُرجوش انداز میں) استقبال کیجئے! ❁اسے عزّت کی جگہ بٹھایئے! ❁مہمان کا آنا بھی حق کی جانب سے سمجھے اور جانا بھی حق کی جانِب سے سمجھے اور مہمان کو بندۂ حق خیال کرے (یہ بہت کمال کا ادب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب مہمان آئے تو بندہ یہ سمجھے کہ یہ اللہ پاک کی مرضی سے آیا ہے، جب واپس جائے تو یہی خیال کرے کہ اللہ پاک کی مرضی ہی سے گیا ہے اور مہمان کو اللہ پاک کا بندہ سمجھ کر اس کی مہمان نوازی کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مہمان نوازی کا لطف دوبالا ہو جائے گا) ❁اگر مہمان تنہائی چاہے تو اس کے لئے تنہائی کا انتظام کر دے ❁اگر مہمان کو جلوت کی ضروت ہو (یعنی مہمان کا دِل چاہے کہ کوئی اس کے پاس بیٹھے، اس سے باتیں کرے تو) میزبان اس کے پاس بیٹھے، اس کے ساتھ اچھی اچھی باتیں کرے ❁اگر مہمان کو نئے کپڑے مہیا کرنے کی طاقت ہو تو وہ بھی کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تکلّف نہ کرے۔[1]

مہمان نوازی کا ایک ضروری ادب

یہ آداب بیان فرمانے کے بعد حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مہمان نوازی کا ایک اور بہت ہی پیارا ادب بیان فرمایا، اس ادب کو بھرپُور توجُّہ کے ساتھ اور دِل کے کانوں سے سنیئے! داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میزبان کو چاہئے کہ اس کے شہر میں جو (عاشقانِ رسول) عُلَمائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندے رہتے ہیں، اپنے مہمان کو ان

1 ...کشف المحجوب، کشف الحجاب التاسع...الخ، باب الثانی والعشرون...الخ، صفحہ: 406، 407 ملتقطاً۔

سے ملوانے کے لئے بھی لے کر جائے۔[1]

سُبْحٰنَ الله! کیسی پیاری بات ہے...!! ❁ ہمارے ہاں تو یہ ہوتا ہے کہ مہمان آیا تو کسی پارک میں جانے کا انتظام کیا جاتا ہے ❁ پکنک کے نام پر تفریح گاہوں میں جاتے ہیں ❁ پھر وہاں بے پردگیاں عام ہوتی ہیں ❁ عِید کے موقع پر تو تفریح گاہوں کا عجیب حال ہوتا ہے ❁ میوزک بج رہے ہوتے ہیں ❁ نوجوان لڑکے اُودھم مچا رہے ہوتے ہیں اور نہ جانے کیا کیا ہو رہا ہوتا ہے۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ ہماری تربیت فرما رہے ہیں کہ مہمان کو عُلَمائے کرام کی خِدمت میں لے کر جائیں، الله پاک کے نیک بندوں سے ملوانے لے کر جائیں، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! نیک صحبت کی برکتیں بھی ملیں گی اور ان عُلَمائے کرام اور نیک بندوں کی دُعائیں بھی نصیب ہوں گی۔

اسی طرح عموماً ہر شہر میں نیک لوگوں کے، اَوْلیائے کرام کے مزارات بھی ہوتے ہیں، کوشش کر کے مہمان کو مزارات پر لے جائیں، وہاں حاضر ہو کر فاتحہ بھی پڑھیں، وہاں دُعائیں بھی کریں۔ اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔

یہ مہمان نوازی کے چند ایک آداب میں نے عرض کئے! الله پاک ہم سب کو ان پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ایصالِ ثواب بھی ضرور کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! آج عِید کا دِن ہے، خوشی کا موقع ہے، آج کے دِن ہمارے وہ عزیز رشتے دار، ہمارے وہ مسلمان بھائی جو آج ہمارے ساتھ نہیں ہیں، دُنیا سے جا چکے ہیں، انہیں بھی یاد رکھئے! ان کے ساتھ بھی خیر خواہی فرمائیے!

[1] ...کشف الحجوب، کشف الحجاب التاسع...الخ، باب الثانی والعشرون...الخ، صفحہ:407۔

وہ کیسے کریں گے؟ اِیْصالِ ثواب کے ذریعے، ہم نے روزے رکھے، تراویح پڑھی، قرآنِ کریم سُنا، سُنایا، تِلاوتِ قرآن کرتے رہے، تہجد کی سعادت پاتے رہے، نوافِل پڑھے، رمضانُ الْمُبارَک میں ذِکرو دُرُود کرتے رہے، اس سب کا ثواب اور آج جتنی نیکیاں کریں گے، ان سب کا بھی ثواب اپنے فوت شدگان کو تحفۃً بھیج دیں، یہ اُن کے لئے خیر خواہی ہو جائے گی۔

حدیثِ پاک میں ہے: مُردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شِدَّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اُسے پہنچتی ہے تو اُس کے نزدیک وہ دُنیا وَمَافِیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زِندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے دُعائے مغفرت کرنا ہے۔ (1)

قبر میں اَنوار داخِل ہوں گے

منقول ہے: جو شخص عید کے دِن 300 مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی اَرواح کو اِس کا ایصالِ ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قَبْر میں ایک ہزار انوار داخِل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ پاک اُس کی قَبْر میں بھی ایک ہزار انوار داخِل فرمائیگا۔ (2)

یا ربِّ مصطفٰے! ہمیں عِیدِ سَعید کی خوشیاں سُنَّت کے مطابق، خیر خواہی کرتے ہوئے، دوسروں کو نفع پہچاتے ہوئے، خوشیاں بانٹتے ہوئے منانے کی توفیق عطا فرما۔ اے پیارے اللہ پاک! ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دید کی مَدَنی

---

1 ...شُعَبُ الْاِیمان، باب فی بر الوالدین، جلد:6، صفحہ:203، حدیث:7905۔
2 ...مُکَاشَفَةُ الْقُلُوب، باب فی فضل العید، صفحہ:462۔

عید بار بار نصیب فرما۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تِری جبکہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی
مِرے خواب میں تُم آنا مَدَنی مدینے والے (1)

امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! یکم شَوَّالُ الْمُکَرَّم امام محمد بن اسماعیل بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دنیائے فانی سے رخصت ہوئے اسی مناسبت سے آپ کا مختصر ذِکرِ خیر سنتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت بڑے وَلِیُ اللہ، بہت بڑے عالم دِین اور بطورِ خاص عِلْمِ حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 13 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 194 ہجری کو بُخارا میں پیدا ہوئے (2) اور 62 سال کی عمر گزار کر یکم شَوَّالُ الْمُکَرَّم 256 ہجری کو دُنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔ (3) آپ کا مزار پُر انوار سمر قند کے قریب "خَرْتَنْک" نامی بستی میں ہے۔ (4)

امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ساری زِندگی عِلْمِ حدیث کی خوب خدمت کی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے عبادت گزار، زَاہِد اور متقی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وفات کے بعد کافِی عرصے تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قبر شریف سے مشک سے بھی زیادہ اچھی خوشبو آتی رہی، لوگ بطور تَبَرُّک (یعنی برکت حاصل کرنے کے لئے) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزار مبارک کی مٹی لے جایا کرتے تھے۔ (5) آج کا دِن امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لئے ایصالِ ثواب بھی کیجئے! اِنْ شَآءَ

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 424۔
2 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ: 49۔
3 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ: 179۔
4 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ: 177۔
5 ...ہدایۃُ السَّارِی، صفحہ: 178۔

اللہُ الکریم! برکتیں نصیب ہوں گی۔

صدقۂ فطر کی ایک فضیلت

اللہ پاک پارہ:30 سُوْرَۃُ اَعْلٰی کی آیت نمبر 14 تا 15 میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ (پارہ:30، سورۂ اعلیٰ:14-15)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا۔ اور اس نے اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: اس آیت میں تَزَكّٰى سے مراد صدقۂ فطر دینا ہے۔[1] یعنی جو بندہ عِیدُ الفطر کے موقع پر صدقۂ فطر دے کر غریبوں کو عِید کی خوشیاں منانے کا موقع فراہم کرتا ہے، اس کا دِل ستھرا ہو جاتا ہے اور وہ فلاح و کامیابی تک پہنچ جاتا ہے۔

فطرے کی ادائیگی کے 4 طریقے

خیال رہے! صدقۂ فِطر کی مقدار کے 4 اعتبار ہیں: (1): کِشمِش (2): کھجور (3): جَو شریف یا اس کا آٹا (4): گندم یا اس کا آٹا۔ ❁ کِشمِش کے اعتبار سے صدقۂ فِطر ادا کرنا ہو تو اس کی اس سال (2024ء میں) پاکستان میں مقدار 5600 روپے فی کَس ہے ❁ کھجور کے اعتبار سے: 2400 روپے ❁ عجوہ کھجور کے اعتبار سے: 14400 روپے ❁ جَو شریف کے اعتبار سے: 800 روپے ❁ اور گندم کے اعتبار سے: 340 روپے۔

صدقۂ فِطر کی ادائیگی میں اپنی حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہیے ❁ جسے اللہ پاک نے مال و دولت سے نوازا ہے ❁ اسے چاہیے کہ عجوہ کھجور کے اعتبار سے 14400 روپے صدقۂ فطر

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:30، سورۂ اعلیٰ، زیرِ آیت:14، صفحہ:1099۔

ادا کرے ❁ جو یہ نہ کر سکتا ہو وہ کشمش کے اعتبار 5600 روپے صدقۂ فطر ادا کرے ❁ جو یہ نہ کر سکتا ہو تو کھجور کے اعتبار سے 2400 روپے فی کَس ادائیگی کرے ❁ جو اتنی طاقت نہ رکھتا ہو وہ جَو شریف کے اعتبار سے 800 روپے فی کَس اور ❁ جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو، وہ گندم کے اعتبار سے 340 روپے فی کَس کے حساب سے ادائیگی کرے۔ جتنا گُڑ ڈالیں گے، اتنا میٹھا ہو گا یعنی راہِ خُدا میں جتنا زیادہ خرچ کریں گے، اتنا ہی ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! زیادہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

مدنی عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لله! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات (***Departments***) میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (***Boys & Girls***) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کیلئے اب تک دنیا بھر میں تقریباً 12 ہزار 699 مدرسۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 3 لاکھ 73 ہزار 729 بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ (نوٹ اس رپورٹ میں مدرسۃ المدینہ شارٹ ٹائم بوائز، گرلز بھی شامل ہیں۔) ❁ فروغِ علمِ دین (عالِم و عالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اب تک تقریباً 1500 جامعۃ المدینہ (***Boys & Girls***) قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 1 لاکھ، 24 ہزار طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم و عالِمہ کورس) مفت کروایا جارہا ہے۔ اب تک تقریباً 31 ہزار 211 عالِم و عالِمہ کورس مکمل کر چکے ہیں۔ ❁ شرعی رہنمائی کیلئے پاکستان

بھر میں 17 دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہو چکے ہیں، مفتیانِ کرام اُمّت کی شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ان میں سالانہ اوسطاً تقریباً 1 لاکھ 70 ہزار سوالات کے مختلف انداز میں (مثلاً بالمشافہ، بذریعہ فون، واٹس ایپ، ای میل وغیرہا) جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اور ❁ المدینۃ العلمیہ (*Islamic Research Canter*) میں مختلف موضوعات پر 932 دینی کتابیں چھاپی جا چکی ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے ❁ الحمدللہ! **مدنی چینل** اس وقت 3 زبانوں اردو، انگلش اور بنگلہ میں سیٹلائٹ پر ہے۔ ویب چینل عربی چینل (*Arabic Channel*) ہے۔ مختلف ممالک کی مقامی زبان (*Local Language*) میں شارٹ کلپس ڈبنگ (*Dubbing*) کر کے چلائے جاتے ہیں۔ بچوں کے لئے کڈز مدنی چینل (*Kids Madani Channel*) کے ذریعے دِینی تربیت کی کوشش کی جارہی ہے۔ **آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامل کیجئے! اپنے عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے، آپ کا چندہ کسی بھی جائز، دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔** اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ (پارہ: 27، سورۂ حدید: 10)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔

اس آیت کے تحت **تفسیر صراط الجنان** میں ہے: تم کس وجہ سے اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کررہے حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا مالک اللہ پاک ہی ہے وہی ہمیشہ رہنے والا ہے جبکہ تم ہلاک ہوجاؤ گے اور تمہارے مال اسی کی مِلکیّت میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ نہ کرنے کی صورت میں ثواب بھی نہ ملے گا، تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ تم اپنا مال

اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دو تا کہ اس کے بدلے ثواب پا سکو۔[1] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شش عید کے روزے کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! خوش نصیب مسلمان عید الفطر کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آیئے ان روزوں کے فضائل سنتے ہیں تا کہ ہمارا یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا ذہن بنے، چنانچہ ❁ **حدیثِ پاک میں ہے:** جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر 6 دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[2] ❁ جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شَوّال میں 6 روزے رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔[3] ❁ خلیلِ مِلَّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں 2 روزے اور عید کے دوسرے دن ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:27، سورۂ حدید، زیر آیت:10، جلد:9، صفحہ:721۔
2 ... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام ... الخ، جلد:3، صفحہ:322، حدیث:5102۔
3 ... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ... الخ، صفحہ:424، حدیث:1164۔
4 ... سنی بہشتی زیور، صفحہ:347۔